اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ۔ لاہور

اعلیٰحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیٰحضرت

— تالیف لطیف —

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

— ترتیب و تہذیب —

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبۂ نبویہ ◎ گنج بخش روڈ ◎ لاہور

☆☆☆

نام کتاب	ـــــــــ	حیاتِ اعلیٰ حضرت
نام مؤلف	ـــــــــ	ملک العلماء محمد ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
موضوع کتاب	ـــــــــ	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی زندگی کے حالات
سال تصنیف	ـــــــــ	۱۹۳۸ء
سال طباعت جلد اول	ـــــــــ	۱۹۶۰ء
سال طباعت مکمل	ـــــــــ	۲۰۰۳ء
مقدمہ	ـــــــــ	ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڑھ (انڈیا)
ترتیب نو وتہذیب تازہ	ـــــــــ	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے
تالیف سے طباعت تک	ـــــــــ	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے
حروف چینی	ـــــــــ	محمد عالم مختار حق
کمپوزنگ	ـــــــــ	عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور 7236056
صفحات	ـــــــــ	۱۰۸۰
ناشر	ـــــــــ	مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ لاہور
تقسیم کار	ـــــــــ	مکتبہ نبویہ، مرکزی مجلسِ رضا لاہور
قیمت اعلیٰ ایڈیشن	ـــــــــ	۵۰۰ روپے
کوڈ نمبر	ـــــــــ	2M63

ملنے کے پتے

☆ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا جاپان مینشن ریگل چوک کراچی

☆ افکارِ رضا ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)

☆ اجمیری بک ڈپو ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)

☆ ماہنامہ ''کنز الایمان'' ٹیامحل شاہ جہانی مسجد دہلی (انڈیا)

مرکزی مجلس رضا کے اراکین اور جہان رضا کے معاونین نصف ہدیہ ادا کریں گے

تھوڑا تھوڑا پانی سب لوگ پی لیں اس کے بعد دعا کی گئی۔

سادات کیلئے دوگنا حصہ:

انہیں کا بیان ہے کہ حضور کے یہاں مجلس میلاد مبارک میں سادات کرام کو بہ نسبت اور لوگوں کے دوگنا حصہ بروقت تقسیم شیرینی ملا کرتا تھا اور اسی کا اتباع اہل خاندان بھی کرتے ہیں۔ ایک سال بموقع بارہویں شریف ماہ ربیع الاول ہجوم میں سید محمود جان صاحب علیہ الرحمۃ کو خلاف معمول اکہرا حصہ یعنی دو تشتریاں شیرینی کی بلاقصد پہنچ گئیں۔ موصوف خاموشی کے ساتھ حصہ لے کر سیدھے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور کے یہاں سے آج مجھے عام حصہ ملا۔ فرمایا سید صاحب تشریف رکھئے اور تقسیم کرنے والے کی فوراً طلبی ہوئی اور سخت اظہار ناراضی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ابھی ایک سینی (خوان) میں جس قدر حصے آسکیں بھر کر لاؤ چنانچہ فوراً تعمیل ہوئی۔ سید صاحب نے عرض بھی کیا کہ حضور میرا یہ مقصد نہ تھا ہاں دل کو ضرور تکلیف ہوئی جسے برداشت نہ کرسکا۔ فرمایا سید صاحب یہ شیرینی تو آپ کو قبول کرنا ہوگی ورنہ مجھے سخت تکلیف رہے گی۔ اور شیرینی تقسیم کرنے والے سے کہا کہ ایک آدمی کو سید صاحب کے ساتھ کر دو جو اس خوان کو مکان پر پہنچا آئے انہوں نے فوراً تعمیل کی۔

سیدزادوں کو بلانے کے آداب:

انہیں کا بیان ہے کہ بعد نماز جمعہ حضور پھاٹک میں تشریف فرما ہیں اور حاضرین کا مجمع ہے کہ شیخ امام علی صاحب قادری رضوی مالک ہوٹل آئس کریم بمبئی کے برادر خورد مولوی نور محمد صاحب کی آواز جو بسلسلۂ تعلیم مقیم آستانہ تھے' باہر سے قناعت علی! قناعت علی! پکارنے کی گوش گزار ہوئی۔ انہیں فوراً طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا: سید صاحب کو اس طرح پکارتے ہو کبھی آپ نے مجھے بھی نام لیتے ہوئے سنا۔ مولوی نور محمد صاحب نے ندامت سے نظر نیچی کرلی۔ فرمایا تشریف لے جایئے اور آئندہ سے اس کا لحاظ رکھیئے۔ اسی تذکرے میں فرمایا کہ: شریف مکہ کے زمانے میں حاجیوں سے ٹیکس بڑی سختی سے وصول کیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے کارکن مستورات کی جامہ تلاشی کرتے تھے۔ ایک عالم دین مع

مستورات وہاں پہنچتے ہیں ان کی مستورات کے ساتھ بھی وہی برتاؤ کیا گیا۔ عالم صاحب کو یہ بات بہت شاق گزری اور انہوں نے رات بھر شریف صاحب کو برا بھلا کہا اور بددعائیں دیں۔ صبح ہوتے آنکھ لگ گئی خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ارشاد فرماتے ہیں ''مولوی صاحب کیا میری اولاد ہی آپ کے بددعا کرنے کو رہ گئی تھی''۔ پھر فرمایا سید کو اگر قاضی حد لگائے تو یہ نہ خیال کرے کہ میں سزا دے رہا ہوں بلکہ تصور کرے کہ شاہزادے کے پیروں میں کیچڑ بھر گئی ہے اسے دھو رہا ہوں۔''

''حیات اعلیٰ حضرت'' لکھنے کی تحریک:

محب مخلص حامی دین متین مولانا مولوی سید شاہ ابوسلیمان محمد عبدالمنان صاحب قادری چشتی فردوسی ابو العلائی منعمی مفتی وصدر مدرس ''مدرسہ عربیہ محمدیہ عظیم آباد'' سے میں نے درخواست کی کہ آپ کو بھی اگر کوئی واقعہ اعلیٰ حضرت کے متعلق معلوم ہو تو تحریر کر کے مجھے عنایت کریں۔ اگرچہ میں نے اخبار ''ہمدرد'' دہلی و ''دبدبۂ سکندری رامپور'' میں اس کے متعلق ابھی اعلان بھی کر دیا ہے لیکن خاص حضرات کو خصوصیت کے ساتھ بذریعہ خط یا ملاقات ہو جانے پر زبانی بھی فرمائش کر دیتا ہوں۔ چنانچہ مولانا موصوف نے یہ خط مجھے تحریر فرمایا جو بہت جامع ہے لیکن اصل واقعہ کے اعتبار سے تعظیم سادات سے اس کا تعلق ہے اس لئے اس جگہ درج کرنا انسب معلوم ہوتا ہے:

محبی محترمی السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ مجھے اخبار ''ہمدرد'' میں یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ جناب نے ایک بڑی خدمت اور اہم کام جو مسلمانان عالم کیلئے مفید اور کارآمد ہوگا' اپنے سر لیا۔ یعنی اعلیٰ حضرت حامی سنت ماحی بدعت مجدد مأتہ حاضرہ حضرت مولانا حافظ شاہ احمد رضا خاں صاحب قادری علیہ الرحمہ کے سوانح حیات جمع کر کے منظر عام پر لائیں۔ اور ان کی پاکیزہ زندگی کو سنی مسلمانوں کیلئے خصوصاً اور دیگر مسلمانوں کیلئے عموماً مشعل ہدایت بنائیں۔ پھر اخبار مذکور کا یہ اعلان کہ جن حضرات کو حالات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ معلوم ہوں وہ بذریعہ ڈاک ارسال فرمائیں۔ جناب کی کاوشوں اور انہماک کا اس سے